© rasailojaraid.com

شرعی، روایتی اور مزمتی سوگ کے مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ ماہی وال لیہ

اسلام ایک جامع ضابطہ کا نام ہے، اس کے احکامات حیات بنی آدم کے تمام پہلو پر حاوی ہیں، جہاں دین اسلام ہمیں جینے کے ہرزاویے کے دستور عطافرماتا ہے، وہاں وفات کے اصول بھی پیہم مرحمت فرماتا ہے۔ دنیاء ہست وبود میں جتنے دیگر مذاہب ہیں وہ انسانی حیات اور وفات کے احوال کا کامل طوراحاطہ نہیں کرسکتے، فقط ایک آدمی کے تمام شعبوں میں راہنمائی کرنے میں بانجھ ہیں۔

مسلمانوں کا المیہ یہ ہے کہ اتنے جامع اور معتدل دین کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کردنیا کی سپر طاقتوں کی رضا جوئی اور تقلید میں پناہ ڈھونڈھ رہے ہیں، اس کے نتیجہ میں اپنی نسلوں کو بھی اسی راہ پرلگارہے ہیں، حیات انسانی کے کثیر اسلامی اصول، مغربی تہذیب کی نذر کرنے کے بعد ہنوز وفات کے ڈھنگ اور طریقے بھی ایسی اقوام کے اختیار کئے جارہے ہیں جو ہر قسمی افراط وتفریط سے لبریز ہیں۔

بعہد ماقبل متحدہ پاک وہند میں مسلمانوں کی ہندومت ماننے والوں سے آویزش وآمیزش کے نتیجے میں اسلام کے برعکس تہذیبیں جووجود میں آئیں بجائے اس کے کہ اسلامی تہذیب کواپنا شعار بنایا جاتا، بلکہ اب ہندووانہ رسوم کے ترک میں جتنا رجحان ہے، اس سے کئی گنا زاید مغربی تہذیب اپنانے میں رغبت اور شوق ہے۔

عمومی افکار میں مغربی تہذیب اور نقائص میں سے ایک طور، طریقہ جو بہت تیزی سے شامل ہورہا ہے، کسی بڑے سانحہ اور حادثہ کے وقوع کے بعد ''سوگ'' منانے کا ہے۔ ''حکمِ سوگ'' اگرچہ اسلام میں ہے مگر عصر حاضر میں جس تجدد کے ساتھ سوگ منانے کے متنوع طرق اختیار کئے جارہے ہیں، ان کا وجود دین اسلام میں قطعاً نہیں، بلکہ اہل مغرب کی تقلید ہے۔ مثلاً کسی حکومتی یا غیر سرکاری

☆ الا تعلم ان فی الناس من فقد عقلہ او صحتہ او ھو محبوس او مشلول او مبتلی۔ ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادارہ ، کسی مقام پر ناگہانی طور کثیر جانیں یا ایک بڑے آدمی کی جان لقمہ ءاجل بن جائے تو فوراً اس حلقہ کے ذمہ دار، یا ملک کے حاکم کی طرف سے سوگ منانے کا اعلان کیا جاتا ہے،اور ایک منٹ یا تین سیکنڈ کی خاموشی بھی اس صدمہ پر کی جاتی ہے اور کبھی یادرفتگان میں موم بتیاں بھی جلائی جاتی ہیں اور جو اعلان کیا جاتا ہے !وہ ہمیشہ ایک نوعیت کا نہیں ہوتا، بلکہ آئے روز نئے طرز کے سوگ دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں، جتنا بڑا حادثہ اتنا طویل اور سخت سوگ منانے کا قوم کو مکلّف اور پابند کیا جارہا ہے،سوگ کی حدود اربعہ میں مکمل ملک یا صوبہ بھر کے لوگ ہوتے ہیں ،ایسے سوگ کو سرکاری ،ملکی اور قومی سطح کے سوگ سے تعبیر کیا جاتا ہے،اور اس کی انواع کی ایک طویل فہرست ہے بطور نمونہ چند ایک مندرجہ ہیں۔

ملک بھر میں سات روز سوگ رہے گا۔

(جس صوبہ میں حادثہ پیش آیا اس)صوبہ میں ایک ہفتہ سوگ ہوگا۔

ملک بھر یا صوبہ بھر میں نظام زندگی معطل رہے گا۔

تین روزہ ہڑتال اور سات روزہ سوگ۔

تین روزہ پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن، چالیس روزہ سوگ کا اعلان۔

سوگ کے موقع پر تمام سرکاری ونجی عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔

تمام تعلیمی ادارے بندرہیں گے۔

کاروباری مراکز میں شٹر ڈاؤن ہڑتال رہے گی۔

نظام عدل بھی ایک دن یا تین دن، سات دن ملتوی رہے گا۔

حالانکہ اس کے برعکس !حادثہ میں یا طبعی موت مرنے والے جتنے مرد ہوتے ہیں انکی بیوہ ہونے والی ازواج پر سوگ لازم اور ضروری ہے اور زوج کی وفات کے علاوہ اقرباء کی مرگ پر فقط تین دن سوگ روا ہے۔ملک یا صوبہ میں ،ایک پارٹی کے راہنما یا عامۃ الناس میں سے کثیر جانیں اگر کسی سانحہ کی نذر ہو جائیں تو قوم اور ملت کے ہر فرد پر سوگ منانا لازم اور ضروری نہیں ،اگر ایسا ہے تو پھر ایک ملک میں روزانہ بیسوں جنازے اٹھتے ہیں ان پر سوگ کیوں نہیں منایا جاتا؟ کیا وہ انسان نہیں ہیں؟ ہر مرگ پر سوگ کا لزوم ”تکلیف مالا یطاق“ ہے اور اس امر میں نہ کسی کو تخصیص کا اختیار ہے۔نہ سوگ میں ایسا ہے کہ ایک میت پر ملکی سطح پر ایک دن سوگ اور مرنے والے کے صوبہ

☆عش مع القرآن حفظا وتلاوة وسماعا وتدبرا فانه من اعظم العلاج لطرد الحزن والهم ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں سات روز سوگ بمع پڑتال، نہ سوگ میں ان چیزوں کا حکم ہے کہ ''تعلیمی ادارے بند، رزق حلال کی تلاش میں مزدوری ناروا، پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن ہڑتالیں، نظام زندگی مفلوج، عدل وانصاف فراہم کرنے والے ادارے بھی ایام سوگ میں انصاف فراہم کرنے سے معذور، ایوانوں میں بیٹھ کر چند ساعتیں سکوت اور ملکی پرچم سوگ میں سرنگوں مگر اس کے نیچے۔۔۔۔ حاشا وکلا

''سوگ'' کے نام پر عامۃ الناس کو کاروبار سے زبردستی روکنے والے روز محشر اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہوں گے، جن غربا کو تازہ روٹی تو کجا باسی روٹی بھی میسر نہیں، ہاڑ کی گرمی میں دوپہر کے وقت پیٹھ پر وزنی کارٹن اور بوریاں اٹھا کر لوڈ کرنے کی اجرت سے اپنے بچوں کو نان شبینہ میسر کرنے والوں کو آئے روز سوگ کے نام پر شٹر ڈاؤن ہڑتالیں میسر کرنا کیا ان کے بچوں کے منہ سے لقمہ چھیننے کے مترادف نہیں ہے؟ کام کرانے والوں کے انتظار میں مین چوکوں میں بیٹھنے والوں کو خالی ہاتھ گھر لوٹانے والے کسی کی مرگ پر سوگواری بنائیں گے یا ان کے چولہے ٹھنڈے کر کے انہیں کے گھروں میں سوگ کا سماں پیدا کریں گے؟ امیروں کے جس طبقہ نے بھی غریبوں کے چولہے بجھانے کا جس وقت سے فیصلہ کیا ہے اسی وقت سے ''قومی سوگ اور ملکی سوگ'' جیسی اصطلاحات وضع ہو رہی ہیں اور فقط ایجاد نہیں بلکہ معصوم افراد اسی کی زد میں اس کا محل ٹھہرے ہوئے ہیں اور حالات کے پیش نظر ارض پاک کے اصل مالکوں کا ورثہ سوگ بنا ہوا ہے۔

سوگ نہ منانے سے کوئی یہ مفہوم مخالف بھی نہ لے'' کہ اسلام میں '' خاوند'' اور ''اقربا'' کی مرگ کے سوا دوسرے انسانوں کی وفات کا ارمان اور احساس بھی نہیں۔'' ہرگز ایسا نہیں اسلام نے تو یہ مزاج دیا ہے کہ ''مسلمانوں کا خواہ ملک، حسب ونسب، اور اجسام جدا گانہ ہوں مگر وہ تمامی ایک جسم کے اعضا کی مانند ہیں، اگر ایک عضو مریض ہو جائے تو سب اعضا بے چین ہو جاتے ہیں ایسے ہی مسلمان ہیں، ایک مسلمان پر اگر ظلم وستم ہو یا وہ ناگہانی آفت کی زد میں آجائے تو تمام مسلمان اس کا صدمہ بھی محسوس کریں، اور اتنے تک سکون سے نہ بیٹھیں جب تک دردزدہ کو آرام نہ آئے۔ ہاں کسی کو اگر دوسرے مسلمانوں کی تکلیف اور غم محسوس نہیں ہوتا تو پھر وہ اپنے آپ کو زندہ انسان کے ساتھ مردہ اور مفلوج عضو کی طرح تصور کرے۔ کیونکہ بے جان عضو کو دوسرے اعضا کی تکلیف نہیں ہوتی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍاِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ.''

☆توکل علی اللہ وفوض الامر الیہ وارض بحکمہ والجاالیہ واعتمد علیہ فھو حسبک وکافیک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمیع مسلمان ایک انسان(بدن واحد) کی مثل ہیں ،اگراس کی آنکھ دردزدہ ہوتو مکمل (جسم(بیمار) پڑ جاتا ہے اوراگراس کے سرمیں درد ہوتو پھر بھی سارابدن دردزدہ ہوجاتا ہے۔

(مشکوٰۃ،۴۲۲،قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی."

تم مسلمانوں کو باہم رحم،محبت اورمہربانی کرتے ہوئے ایک جسم کی طرح دیکھوگے،جب ایک عضو بیمار ہوجائے تو سارے بدن کے اعضاءبے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔(ایضاً)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ."

مسلمان (ایک دوسرے) کے لئے دیوار کی طرح ہیں،اس کا بعض بعض سے استوار ہوتا ہے پھر اپنی انگلیوں کو آپس میں گھتا دیا۔(ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ"

دنیا کا صفحۂ ہستی سے مٹ جانا اللہ کے ہاں مسلمان آدمی کے قتل سے آسان ہے۔

(مشکوٰۃ،۳۰۰؛قدیمی کتب خانہ کراچی)

پاک وہند کے مدارس میں داخل نصاب کتاب ''گلستان سعدی'' کے ابواب پندونصائح میں نوآموز اور مبتدی طلبہ کو سال اول میں بھی یہی درس دیا جاتا ہے۔

بنی آدم اعضائے یکدیگرند   کہ درآفرینش زیک جوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار   دگر عضو ہارا نماند قرار
توکز محنت دیگراں بیغمی   نشاید کہ نامت نہند آدمی

اولادِ آدم ایک دوسرے کے اعضا(کی مانند) ہیں۔کیونکہ ان کی تخلیق ایک جسم سے ہے۔جب ایک عضو کو کسی وقت تکلیف ہوتو دوسرے اعضا کا قراراورچین ختم ہوجاتا ہے،اگر تجھے دوسروں کی تکلیف

☆اعف عمن ظلمك وصل من قطعك واعط من حرمك ولعلم على من اساء اليك تجد السرور والامن.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا غم نہیں تو پھر تو انسان کہلانے کے قابل نہیں۔

سوگ کی تعریف۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ "سوگ" کا شرعی معنیٰ لکھتے ہیں:

وَفِي الشَّرِيعَةِ تَرْكُ الزِّينَةِ وَنَحْوِهَا مِنْ مُعْتَدَّةٍ بِطَلَاقٍ بَائِنٍ أَوْ مَوْتٍ

شرع شریف میں طلاق بائن یا بیوہ ہونے کے باعث عدت گزارنے والی (خاتون) کا زینت اور اس کی مثل اشیاء چھوڑنے (کا نام سوگ ہے)۔ (بحر الرائق ۴/۲۵۲؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْحِدَادُ وَيُقَالُ الْإِحْدَادُ وَهُمَا لُغَتَانِ أَنْ تَتْرُكَ الطِّيبَ وَالزِّينَةَ وَالْكُحْلَ وَالدُّهْنَ الْمُطَيَّبَ وَغَيْرَ الْمُطَيَّبِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ إِلَّا مِنْ وَجَعٍ

حداد اور احداد دو لغتیں ہیں (اور سوگ کہتے ہیں کہ) عورت! خوشبو لگانا، زینت کرنا، سرمہ، خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل ان سب اشیاء کو چھوڑ دے مگر عذر کی وجہ سے، جامع صغیر میں ہے سوائے درد کے۔ (ہدایہ ۲/۴۳۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سوگ کا باعث کیا ہے؟

معتدۃ الوفات پر سوگ کے وجوب کی من جملہ وجوہ میں سے ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ عورت کے لئے شوہر کا وجود نعمت ہوتا ہے۔ کیونکہ نان ونفقہ سے شوہر والی عورت ہلاکت سے بچ جاتی ہے اور حقوق زوجیت کی ادائیگی سے اس کی رداء پارسائی بے داغ رہتی ہے، جب خاوند زیر زمیں چلا جاتا ہے تو یہ سب نعمتیں مفقود ہو جاتی ہیں، جب ایسی عظیم نعمتوں کا زوال ہو جائے تو مقام افسوس ہے اور اس افسوس کے اظہار کا طریقہ اور وقت کی تعیین خود شارع علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

سوگ کی دوسری وجہ یہ ہے: متوفی عنہا زوجہا یا بائنہ خاتون کی عدت جب تک انتہا کو نہ پہنچے اتنے تک اسے دعوت نکاح پیش کرنا ناروا ہے، اور اس عرصہ میں دواعی نکاح سے پرہیز لازم وضروری ہے اور دواعی نکاح زینت کی تمام اشیاء ہیں، اگر ان چیزوں سے معتدہ خاتون اپنے آپکو دور نہیں رکھے گی تو پھر حرام میں وقوع کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

معتدہ خاتون پر جن وجوہ سے سوگ واجب ہے وہ ہر جنازہ کے اٹھنے کے بعد ملک کے تمام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افراد میں نہیں پائی جاتیں اس لئے شارع نے دیگرافراد کی فوتیدگی پرسوگ لازم وضروری نہیں فرمایا۔اقربا کی وفات پراگرچہ سوگ ہے مگر بیوہ اور بائنہ خاتون کے سوگ کی مثل نہیں۔کیونکہ بیوہ پرسوگ واجب ہے اوراقربا کی وفات پرسوگ جائز ہے نیز معتدۃ الوفات پرچار ماہ دس دن سوگ ہے، مگرعزیزواقارب کی وفات پرفقط تین دن روا ہے۔

علامہ علاءالدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَنَّ الْحِدَادَ اِنَّمَاوَجَبَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَازَوْجُهَالِفَوَاتِ النِّكَاحِ الَّذِیْ هُوَنِعْمَةٌ فِیْ الدِّیْنِ خَاصَّةً فِیْ حَقِّهَالِمَافِیْهِ مِنْ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ وَعِفَّتِهَاعَنِ الْحَرَامِ وَصِیَانَةِ نَفْسِهَاعَنِ الْهَلَاكِ بِدُرُوْرِالنَّفَقَةِوَقَدِانْقَطَعَ ذَلِکَ کُلُّهُ بِالْمَوْتِ فَلَزِمَهَاالْاِحْدَادُاِظْهَارًالِلْمُصِیْبَةِوَالْحُزْنِ

بیوہ خاتون پرسوگ نکاح کے ختم ہونے کی وجہ سے واجب ہوا ہے جوکہ دین میں اس کے حق میں خصوصی نعمت ہے،کیونکہ نکاح کی بدولت اس کی خواہش کی تکمیل،حرام سے بچنااور(خاوند پرنفقہ کے وجوب کے باعث)اس کاہلاکت سے محفوظ رہنا،شوہر کی وفات کی وجہ سے یہ سب چیزیں منقطع ہوجاتی ہیں اس لئے عورت پرمصیبت اورحزن کے اظہار کے لئے سوگ واجب ہے۔

(بدائع الصنائع:۳/۱۳۱،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَجَبَ فِی الْمَوْتِ اِظْهَارًالِلتَّأَسُّفِ عَلٰی فَوَاتِ نِعْمَةِ النِّكَاحِ

نکاح جیسی نعمت کے منقطع ہونے کی وجہ سے اظہارافسوس کے لئے سوگ واجب ہوا ہے۔

(بحرالرائق:۴/۲۵۳،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْمَعْنَى فِیْهِ وَجْهَانِ اَحَدُهُمَامَاذَکَرْنَاهُ مِنْ اِظْهَارِ التَّاَسُّفِ وَالثَّانِیْ اَنَّ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ دَوَاعِی الرَّغْبَةِ فِیْهَاوَهِیَ مَمْنُوْعَةٌ عَنِ النِّكَاحِ فَتَجْتَنِبُهَاکَیْ لَاتَصِیْرَذَرِیْعَةًاِلَى الْوُقُوْعِ فِی الْمُحَرَّمِ ....

سوگ کی دلیل دوطرح سے ہے۔

اول:توہم نے(ماقبل میں)ذکرکردی ہے یعنی اظہارافسوس۔

☆اعلم ان مع العسر یسرا وان الفرج مع الكرب وانه لا یدوم الحال وان الایام دول۔☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوم: یہ اشیاء (خوشبو لگانا، زینت کرنا، سرمہ، خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل لگانا) عورت میں رغبت کے اسباب ہیں۔ حالانکہ اسے (ایک عرصہ تک) نکاح سے منع کیا گیا ہے لہذا ان اشیاء سے وہ بچے تاکہ یہ چیزیں حرام میں واقع ہونے کا ذریعہ نہ بنیں۔

(ہدایہ: ۲/۴۳۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

بیوہ پر سوگ واجب ہے۔

جس خاتون کا خاوند فوت ہو جائے اس پر سوگ ضروری ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَایَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَعَشْراً"

جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اُسے کسی میت پر تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں، بجز زوج (کی وفات کے، اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔

(صحیح بخاری: رقم الحدیث ۵۳۴۵، دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

علامہ علاء الدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَنَّہٗ وَاجِبٌ اَمْ لَا، فَنَقُوْلُ لَاخِلَافَ بَیْنَ الْفُقَھَاءِ اَنَّ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَازَوْجُھَا یَلْزَمُھَا الْاِحْدَادُ وَقَالَ نُفَاۃُ الْقِیَاسِ: لَااِحْدَادَ عَلَیْھَا وَھُمْ مَحْجُوْبُوْنَ بِالْاَحَادِیْثِ وَاِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

کیا سوگ واجب ہے یا نہ؟ تو ہم کہتے ہیں "فقہاء کا متوفی عنہا زوجہا پر سوگ کے لزوم سے متعلق کوئی اختلاف نہیں۔ قیاس کی نفی کرنے والے کہتے ہیں کہ بیوہ پر سوگ نہیں ہے، لیکن وہ احادیث مبارکہ اور اجماع صحابہ سے محجوب ہیں۔ (بدائع الصنائع: ۳/۳۳۱؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شوہر کی وفات کے علاوہ بھی کسی کی مرگ پر سوگ لازم ہے؟

خاوند کی وفات کے سوا دیگر اقربا یعنی باپ، ماں، بھائی، بہن، بیٹا، بیٹی وغیرہ کی مرگ پر سوگ منانا واجب نہیں، بلکہ مباح ہے اور وہ بھی فقط تین روز۔ ایسے رشتہ داروں کی وفات پر سوگ منانے والی خاتون کو اگر خاوند سوگ سے منع کرنا چاہے تو روک سکتا ہے اور خاوند کے منع کرنے پر اس کی بیوی

☆تفاءل ولا تقنط ولا تیاس واحسن الظن بربك وانتظر منه كل خير وجميل.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو ترک زینت کے عمل کو معطل کرنا ضروری ہے۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا اَتٰی اُمَّ حَبِیْبَۃَ نَعْیُ اَبِی سُفْیَانَ دَعَتْ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَۃٍ فَمَسَّتْ بِہٖ ذِرَاعَیْھَا وَعَارِضَیْھَا وَقَالَتْ کُنْتُ مِنْ ھٰذَا غَنِیَّۃً سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِھَا فَاِنَّھَا تُحِدُّ عَلَیْہِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا''

جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کے باپ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو انہوں نے تیسرے روز خوشبو منگا کر اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگائی اور فرمایا مجھے اس کی حاجت نہیں تھی (لیکن) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے ،اُسے (کسی میت پر) تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں ،بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔(صحیح مسلم ،رقم الحدیث ،۱۴۸۶؛ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حِیْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْھَا فَدَعَتْ بِطِیْبٍ فَمَسَّتْ مِنْہُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَالِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَۃٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ ''لَا تَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا''

میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنھا کے ہاں آئی جب ان کے بھائی فوت ہوئے ،تو انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی ،پھر کہا'' اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں ہے''میں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے یہ سنا''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائی ،اُسے کسی میت پر تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں ،بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔(صحیح مسلم ،رقم الحدیث ،۱۴۸۷؛ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت زینب بنت امّ سلمہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا تُوُفِّیَ حَمِیْمٌ لِاُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَدَعَتْ بِصُفْرَۃٍ فَمَسَحَتْہُ بِذِرَاعَیْھَا وَقَالَتْ

☆اقرع باختیار [illegible] الرخاء۔☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّمَا اَصْنَعُ هٰذَا لِاَنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَایَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا"

جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ایک رشتہ دار فوت ہوگیا تو انہوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگا کر اپنی کلائیوں پر لگائی اور فرمایا یہ میں اس لئے کر رہی ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو عورت اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اُسے (کسی میت پر) تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں، بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث، ۱۴۸۶؛ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَا خِلَافَ فِیْ عَدَمِ وُجُوْبِهٖ عَلَی الْمَرْأَۃِ بِسَبَبِ غَیْرِ الزَّوْجِ مِنَ الْأَقَارِبِ وَهَلْ یُبَاحُ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ فِی النَّوَادِرِ: لَایَحِلُّ الْاِحْدَادُ لِمَنْ مَاتَ أَبُوْهَا أَوْ اِبْنُهَا أَوْ اَخُوْهَا أَوْ اُمُّهَا وَاِنَّمَا هُوَ فِی الزَّوْجِ خَاصَّةً. قِیْلَ اَرَادَ بِذٰلِکَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الثَّلَاثِ لِمَا فِی الْحَدِیْثِ "مِنْ اِبَاحَتِهٖ لِلْمُسْلِمَاتِ عَلٰی غَیْرِ أَزْوَاجِهِنَّ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ؛ کَذَا فِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ... وَیَنْبَغِیْ أَنَّهَا لَوْ أَرَادَتْ أَنْ تُحِدَّ عَلٰی قَرَابَةٍ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ وَلَهَا زَوْجٌ لَهٗ أَنْ یَمْنَعَهَا لِاَنَّ الزِّیْنَةَ حَقُّهٗ حَتّٰی کَانَ لَهٗ أَنْ یَضْرِبَهَا عَلٰی تَرْکِهَا اِذَا امْتَنَعَتْ وَهُوَ یُرِیْدُهَا وَهٰذَا الْاِحْدَادُ مُبَاحٌ لَهَا لَا وَاجِبٌ وَبِهٖ یَفُوْتُ حَقُّهٗ کَذَا فِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ وَفِی التَّتَارْخَانِیَّةِ: وَیُسْتَحَبُّ لَهَا تَرْکُهٗ.

شوہر کی وفات کے علاوہ اقربا کی مرگ پر سوگ کے عدم وجوب میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (البتہ اس کی) اباحت سے متعلق سوال ہے؟ امام محمد رحمہ اللہ نے نوادر میں یہ فرمایا: جس خاتون کا باپ یا بیٹا، بھائی، ماں مرجائے اسے سوگ حلال نہیں، سوگ تو فقط خاوند کی مرگ پر ہے۔ (امام محمد رحمہ اللہ کے اس قول سے متعلق یہ) کہا گیا ہے کہ ان کی اس سے مراد تین دن سے زاید سوگ کی ہے (نہ کہ اقربا کی وفات پر تین دن سے متعلق عدم جواز کا قول ہے) کیونکہ مسلمان خواتین کو شوہر کی وفات کے علاوہ (اقربا وغیرہ کی مرگ پر تین دن تک سوگ) مباح ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔ اگر عورت کسی رشتہ دار کی مرگ پر تین دن سوگ کی نیت کرے اور وہ خاوند والی ہو تو زوج اسے (سوگ سے) منع کرسکتا ہے، کیونکہ زینت اس کا حق ہے، یہاں تک کہ اس کے ترک پر خاوند اسے

☆ البلاء [illegible] العجب والفخر. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مار بھی سکتا ہے۔اور سوگ اسے مباح ہے،واجب نہیں (سوگ سے) خاوند کا حق فوت ہو جائے گا،تتارخانیہ میں ہے (اقربا کی وفات پر) عورت کو ترک سوگ مستحب ہے۔

(بحرالرائق ؛۴/۲۵۳؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيُبَاحُ الْحِدَادُعَلٰى قَرَابَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فقط وَلِلزَّوْجِ مَنْعُهَالِاَنَّ الزِّيْنَةَ حَقُّهٗ فَتْحٌ

رشتہ دار کی وفات پر عورت کو فقط تین دن سوگ کی اجازت ہے اور خاوند کو اسے منع کرنے کا بھی حق ہے۔کیونکہ زینت اس کا حق ہے۔(درمختار معہ فتاویٰ شامی ؛۲/۶۷۱؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(وَيُبَاحُ الْحِدَادُالَخ)اَیْ لِلْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ "لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّفَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّاعَلٰى زَوْجِهَافَاِنَّهَاتُحِدُّاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍوَعَشْرًا"فَدَلَّ عَلٰى حِلِّهٖ فِی الثَّلَاثِ دُوْنَ مَافَوْقَهَاوَعَلَيْهِ حُمِلَ اِطْلَاقُ مُحَمَّدٍفِی النَّوَادِرِعَدَمَ الْحِلِّ كَمَااَفَادَهٗ فِی الْفَتْحِ وَفِی الْبَحْرِعَنِ التَّتَارْخَانِيَّةِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لَهَاتَرْكُهٗ اَیْ تَرْكُهٗ اَصْلًا(وَلِلزَّوْجِ مَنْعُهَاالخ)عِبَارَةُ الْفَتْحِ وَيَنْبَغِیْ اَنَّهَالَوْاَرَادَتْ اَنْ تُحِدَّعَلٰى قَرَابَةٍثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَهَازَوْجٌ لَهٗ اَنْ يَمْنَعَهَالِاَنَّ الزِّيْنَةَ حَقُّهٗ حَتّٰى كَانَ لَهٗ اَنْ يَضْرِبَهَاعَلٰى تَرْكِهَااِذَاامْتَنَعَتْ وَهُوَيُرِيْدُهَاوَهٰذَاالْاِحْدَادُمُبَاحٌ لَهَالَاوَاجِبٌ وَبِهٖ يَفُوْتُ حَقُّهٗ

ترجمہ: (اقرباء کی وفات پر سوگ کا جواز) اِس حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے،اُسے کسی میت پر تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں،بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔مندرجہ بالا حدیث! تین دن سوگ کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہے،نہ کہ اس سے زاید پر اور ''نوادر'' میں امام محمد رحمہ اللہ نے جو علی الاطلاق عدم حلت کا ارشاد فرمایا! اس کو بھی اسی پر محمول کیا یعنی سہ روز سے زاید سوگ کا جواز نہیں۔بحرالرائق میں تتارخانیہ سے ہے کہ (عورتوں کو زوج کے ماسوا اقرباء کی وفات پر) بالکل سوگ نہ کرنا مستحب ہے۔

شوہر والی عورت رشتہ داروں کی مرگ پر اگر سوگ منانا چاہے تو زوج اُسے اِس سے روک سکتا ہے،کیونکہ زینت اس کا حق ہے،حتی کہ ترک زینت پر شوہر بیوی کو مار بھی سکتا ہے جب زوجہ زینت چھوڑ دے اور خاوند زینت کو چاہتا ہے،اور یہ سوگ اسے مباح ہے،واجب نہیں (ترک زینت

☆انت تصل نفسك قاطاعن النصر بكثرة المطر ... ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے)اس کا حق ضائع ہوگا۔ (فتاویٰ شامی ؛۲/ ۶۷۱؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سوگ کناں پر کیا امور لازم ہیں؟

سوگ منانے والی خواتین پر زینت ،خوشبو،سرمہ،تیل خواہ خوشبودار ہو یا نہ، رنگ حنا، ناخن پالش، پاؤڈر،خوشبودار کریمیں یا بلا خوشبو ایسی کریم جو زینت کا کام دے، پرفیوم ،عطر، کستوری، باڈی اسپرے ،ریشم کا کپڑا، کسم اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا ان تمام اشیاء کے ترک کا حکم ہے۔ البتہ عذر کی صورت میں ان اشیاء کا استعمال جائز ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَنَّہُ قَالَ الْمُتَوَفَّی عَنْہَا زَوْجُہَا لَاتَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّیَابِ وَلَاالْمُمَشَّقَۃَ وَلَاالْحُلِیَّ وَلَاتَخْتَضِبُ وَلَاتَکْتَحِلُ."

بیوہ خاتون کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے ،نہ گیرو رنگ کے کپڑے پہنے ،نہ زیور پہنے نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ۲۳۰۴، دار المعرفۃ بیروت لبنان)

نصوص کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ جن پر سوگ واجب یا جائز ہے ۔انہیں ذاتی یا سرکاری عمارتوں پر "پرچم" سرنگوں رکھنے یا روزگارِ حیات منقطع کرنے ،شٹر ڈاؤن ہڑتال کرنے ،تین منٹ کی چپ کا التزام ،نظامِ عدل کے معطل کرنے تعلیمی ادارے بند رکھنے کا ہرگز حکمِ شرعی نہیں ہے،اور نہ ہی اِن اشیاء کے ترک پر سوگ کا اطلاق آتا ہے۔ملکی یا قومی سطح پر سوگ کے حکم کا نفاذ کرنے والے یا اِس حکم کو نشر کرنے والے صاحبان جب خود سوگ میں نہیں بیٹھتے! "دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت" سوگ کا اعلان کر کے بیرون ممالک چلا جانا ایک خاص موقع سمجھا جاتا ہے ۔ پیچھے "سوگ" کے پروگرامز نشر کرنے والے صاحبان !سوگ اُتار کر سوگواری قوم کے سامنے پند ونصائح کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔۔۔۔۔میک اپ زدہ فیشنی لباس کے چیتھڑوں میں شب وروز کا بیشتر حصہ گھر سے باہر غیر محارم کے ساتھ بسر کرنے والی سوگ کی کیفیت میں تو کجا سوگ کناں کے "سوگ" کے لئے بھی مفسد ہیں۔

کسی بمبار کے مکروہ عمل کے بعد دوسرے بمب کے خوف یا حفظ ماتقدم کے تحت ،احتیاجاً کوئی بھی عمل اختیار کرنا جو خلاف شرع نہ ہو مثلا جامعات یا جہاں حادثہ پیش آیا وہاں کے کام کرنے والوں کو چند دن ڈیوٹی پر نہ آنے کا اذن دینے میں یا بین الاقوامی سطح پر احتجاج اور اتحاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ریکارڈ کرانے کی صورت میں پوری قوم کا ایک نوعیت کا عمل اختیار کرنے میں کوئی مانع نہ ہے۔

کیا سوگ ایک دنیوی معاملہ ہے؟

سوگ کسی کا ذاتی یا دنیوی معاملہ نہیں ،زید، عمر وکو اس بارے اتنا بھی اختیار نہیں کہ وہ اس کی مدت اور عرصہ متعین کرسکیں ۔ شرع شریف نے سوگواران کے لئے جو دن متعین کئے ہیں یا سوگی پر جو چیزیں لاگو کی ہیں ان میں ترمیم ! ''احکامِ شرعی'' کو بدلنے کے مترادف ہے، کیونکہ سوگ ایک عبادت اور حقِ شرع ہے۔

علامہ علاء الدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''أَنَّ الْحِدَادَ عِبَادَةٌ بَدَنِيَّةٌ فَلَاتَجِبُ عَلَى الصَّغِيْرَةِ وَالْكَافِرَةِ كَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ الْبَدَنِيَّةِ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهِمَا''

یقیناً ''سوگ'' عبادتِ بدنی ہے، (اس لئے سوگ) نابالغہ (مسلمان بچی) اور کافرہ عورت پر تمام عباداتِ بدنی مثلاً روزہ اور نماز وغیرہ کی طرح واجب نہیں۔ (بدائع الصنائع؛ ۳/۳۳۱؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قَوْلُهٗ لِاَنَّهٗ حَقُّ الشَّرْعِ) أَىْ فَلَايَمْلِكُ الْعَبْدُ اِسْقَاطَهٗ

کیونکہ سوگ حق شرع ہے اور بندہ اس کے ساقط کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

(فتاویٰ شامی؛ ۲/۲۷۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''أَنَّ الْحِدَادَ حَقُّ الشَّرْعِ''

بیشک سوگ حق شرع ہے۔

(بحرالرائق؛ ۴/۲۵۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ حنفیوں اور شافعیوں کے مابین اس بارے اختلاف لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ذمیہ اور صبیہ پر عدت وفات میں سوگ ہے یا نہیں۔ احناف اس بات کے قائل ہیں کہ ان دونوں پر سوگ نہیں کیونکہ سوگ حقوقِ شرع سے ہے ،ذمیہ اور صبیہ دونوں اس کی مخاطب نہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

☆اجتنب سوء الظن واطرح الاوهام والخيالات الفاسدة والافكار المريضة.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قَالَ (الشَّافِعِی) عَلَی الذِّمِّیَّةِ وَالصَّبِیَّةِ الْحِدَادُ فِی عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَعِنْدَنَا لَاحِدَادَ عَلَیْهِمَا... لَنَا: أَنَّ هٰذَا حَقُّ الشَّرْعِ وَهُمَا غَیْرُ مُخَاطَبَیْنَ بِحُقُوْقِ الشَّرْعِ

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عدت وفات میں ذمیہ اور صبیہ پر سوگ ہے اور احناف کے نزدیک ان دونوں پر سوگ نہیں ۔کیونکہ سوگ حقِ شرع ہے ،ذمیہ اور صبیہ کو حقوق شرع سے مخاطب نہیں کیا گیا (فتاویٰ أبی اللیث السمر قندی:۲/۱۶۶،مکتبہ محمد یہ کراچی)

جب بیوہ خاتون سوگ کی حالت میں تحصیل نفقہ کے لئے دن کو باہر جاسکتی ہے؟

بافرض محال ایک فرد کی وفات پر ملکی اور قومی سطح پر سوگ کا التزام بھی اگر کیا جائے ،تو پھر بھی ڈیوٹی پر جانا یا کاروبار ترک نہ کرنا ،طلبِ معاش کے سلسلہ میں کوئی بھی عمل کرنا ''سوگ'' کے منافی ہے نہ سوگ کی حدود سے خروج لازم آتا ہے۔کیونکہ جن خواتین پر عدت اور سوگ شرعی نصوص سے واجب ہے ان میں سے ایک خاتون متوفی عنھا زوجھا بھی ہے،ایسی خاتون پر جتنا عرصہ سوگ لازم ہے اس عرصہ میں وہ حاجت کی بناپر تحصیل نفقہ کے لئے دن میں گھر سے باہر بھی جاسکتی ہے ،خواہ سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ میں ڈیوٹی کی صورت میں کیوں نہ ہو،اسی پس منظر میں مقام غور ہے کہ جن بھلے مانسوں پر اصل میں سوگ واجب نہیں اگر وہ کسی کی وفات پر بیوہ کی طرح سوگ منانا چاہیں تو اتنے بڑے تقویٰ کی مرض کا علاج کرائیں کہ معتدۃ الوفات طلبِ معاش کے سلسلہ میں جب گھر سے باہر جاسکتی ہے تو ہم اس الحاد کی نذر کیوں ہورہے ہیں؟

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ نَهَارًا أَوْبَعْضَ اللَّیْلِ وَلَاتَبِیْتُ فِیْ غَیْرِ مَنْزِلِهَا

بیوہ خاتون (عدت اورسوگ کے ایام میں)دن اور رات کا بعض حصہ نکل سکتی ہے لیکن اپنے عدت والے مکان کے سوا کہیں رات بسر نہ کرے۔(ہدایہ:۲/۴۳۳،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا: فَلَاتَخْرُجُ لَیْلًا، وَلَا بَاسَ أَنْ تَخْرُجَ نَهَارًا فِی حَوَائِجِهَا، لِأَنَّهَا تَحْتَاجُ اِلَی الْخُرُوْجِ بِالنَّهَارِ لِاکْتِسَابِ مَاتُنْفِقُهُ لِأَنَّهُ لَانَفَقَةَ لَهَا مِنَ الزَّوْجِ الْمُتَوَفّٰی بَلْ نَفَقَتُهَا عَلَیْهَا فَتَحْتَاجُ اِلَی الْخُرُوْجِ لِتَحْصِیْلِ النَّفَقَةِ وَلَاتَخْرُجُ بِاللَّیْلِ لِعَدَمِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلْحَاجَةِ اِلَى الْخُرُوْجِ بِاللَّيْلِ

خلاصہ: بہرحال جس خاتون کا شوہر فوت ہوجائے وہ رات میں گھر سے باہر نہ نکلے، البتہ اپنی ضروریات کے لئے دن کو نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اس کے خاوند کی وفات کے باعث شوہر کی طرف سے ملنے والا نفقہ منقطع ہوگیا ہے، اب اسے نان ونفقہ کمانے کی حاجت ہے جس کی وجہ سے اسے گھر سے باہر جانا پڑتا ہے البتہ رات گھر سے باہر نہ گزارے، کیونکہ اس کی حاجت نہیں۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۷/۶۲۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مطلقہ بائنہ، مغلظہ اور خلع سے تفریق پانے والی معتدات خواتین کا گھر سے باہر آنے جانے کا امر متوفی عنھا زوجھا پر قیاس نہ کیا جائے کیونکہ بیوہ کا خاوند فوت ہونے کے باعث اس کا نان ونفقہ منقطع ہوجاتا ہے، اس لئے اسے طلب معاش کے لئے دن اور کام کی تکمیل تک رات کا کچھ حصہ گھر سے باہر جانا روا ہے مگر مقدم الذکر خواتین کا نان ونفقہ انتہائے عدت تک چونکہ ان کے سابق شوہروں پر لازم وضروری ہوتا ہے اس لئے انہیں طلب معاش کی ضرورت نہ ہونے کی بنا پر گھر سے باہر جانے کا اذن نہ ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی کی نئی کتاب

مجلہ فقہ اسلامی کے گزشتہ سولہ برسوں کے اداریے، بنام غیر فقہی

اظہاریئے

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی

ملنے کا پتہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی......مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی......مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی......جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

☆تیقن ان الدنیا دار محن وبلاء ومنغصات وکدر فاقبلها علی حالها واستعن بالله. ☆

© rasailojaraid.com